6

آبادی☆

کیا آپ انسان کے بغیر دنیا کا تصور کر سکتے ہیں؟ اگر انسان نہ ہوتا تو وسائل کا استعمال کون کرتا؟ اور کون سماجی اور ثقافتی ماحول پیدا کرتا؟ سماج، اور معیشت کی ترقی کے لئے انسان کی موجودگی ضروری ہے۔ انسان ہی وسائل کو بناتے اور انہیں استعمال کرتے ہیں اور وہ بذات خود بھی مختلف معیار کے وسائل ہیں۔ کوئلہ اس وقت تک ایک پتھر کے علاوہ کچھ نہیں تھا جب تک کہ انسان ایسی ٹکنالوجی کا اختراع کرنے کے اہل نہیں ہو جس سے کوئلہ حاصل کیا جاسکے اور اسے ایک وسیلہ بنایا جاسکے۔ قدرتی واقعات جیسے سیلاب یا ''سنامی'' تباہی تب ہی بنتے ہیں جب وہ بسے ہوئے دیہات یا شہر کو متاثر کرتے ہیں۔

اس لئے آبادی سماجی علوم کا ایک بنیادی اور مرکزی عنصر ہے۔ اسی کے حوالے سے تمام دیگر عناصر کا مشاہدہ کیا جاتا ہے جس سے ان کو اہمیت اور معنی حاصل ہوتے ہیں۔ وسائل، آفات، تباہیاں اور بربادیاں انسان کے حوالے سے ہی بامعنی ہوتی ہیں۔ آبادی کی تعداد، تقسیم، فروغ اور خصوصیات یا خوبیاں ماحول کے تمام پہلوؤں کو سمجھنے اور اس کی قدر شناسی کے لئے بنیادی پس منظر مہیا کرتی ہیں۔ انسان کرۂ ارض کے وسائل کو پیدا کرتے ہیں اور ان کا استعمال اور صرف بھی کرتے ہیں۔ لہذا یہ جاننا ضروری ہو جاتا ہے کہ کسی ملک میں کتنے لوگ بسے ہوئے ہیں، وہ کہاں کہاں رہتے ہیں، ان کی تعداد کیوں اور کیسے بڑھ رہی ہے، اور ان کی کیا خصوصیات ہیں۔ ہندوستان کی مردم شماری ہمیں ملک کی آبادی، کے ضمن میں معلومات فراہم کرتی ہے۔

آبادی کے بارے میں ہمارا بنیادی سروکار تین اہم سوالوں سے ہے:

(i) آبادی کا سائز اور اس کی تقسیم، ملک کے لوگوں کی تعداد اور وہ کن جگہوں پر رہتے ہیں۔

(ii) آبادی کا فروغ اور آبادی میں تبدیلی کے عمل۔ وقت گزرنے کے ساتھ آبادی کیسے بڑھی اور اس میں تبدیلیاں کیسے واقع ہوئیں؟

(iii) آبادی کی خصوصیات اور خوبیاں۔ لوگوں کی عمر اور جنسی ترکیب و تشکیل، خواندگی کی سطح، پیشوں کے اعتبار سے ڈھانچہ یا ساخت اور صحت کی کیفیت۔

تعداد کے اعتبار سے آبادی کا سائز اور تقسیم:

مارچ 2001 میں ہندوستان کی آبادی 10,28 ملین تھی جو دنیا کی کل

مردم شماری:

مردم شماری آبادی کو سرکاری طور پر وقتاً فوقتاً گننے کا نام ہے۔ ہندوستان میں پہلی مردم شماری 1872 میں کی گئی تھی۔ تاہم پہلی مکمل مردم شماری 1881 میں کی گئی۔ اس کے بعد سے ہر دس سال بعد یہ کام پابندی سے جاری ہے۔

ہندوستان کی مردم شماری آبادیاتی، سماجی اور معاشی اعداد و شمار جمع کرنے کا سب سے جامع ذریعہ ہے۔ کیا آپ نے کبھی مردم شماری کی رپورٹ دیکھی ہے؟ اپنی لائبریری میں معلوم کیجئے کہ وہاں ایسی رپورٹ ہے یا نہیں؟

☆ مردم شماری 2011 کے عارضی ڈاٹا کے لیے ضمیمہ دیکھیے۔

© NCERT not to be republished

آبادی کا16.76 فی صد ہے۔ یہ 1.02 بلین لوگ ملک کے 3.8 ملین مربع کلومیٹر کے وسیع رقبے پر، جو دنیا کے کل رقبے کا 2.4 فی صد ہے، مساوی طور سے پھیلے ہوئے نہیں ہیں (شکل 6.1)۔

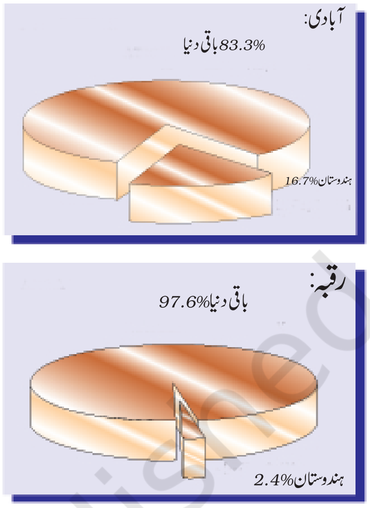

شکل 6.1 دنیا کی آبادی اور رقبے میں ہندوستان کا حصہ

2001 کے اعداد وشمار سے پتہ چلتا ہے کہ اتر پردیش، جہاں کی آبادی 166 ملین ہے، ہندوستان کی سب سے زیادہ آبادی والی ریاست ہے۔ اتر پردیش کی آبادی ملک کی آبادی کا 16 فی صد ہے۔ دوسری طرف ہمالیائی ریاست سکم کی آبادی تقریباً 0.5 ملین ہے، اور لکش دیپ میں تو صرف 50 ہزار لوگ ہی آباد ہیں۔ ہندوستان کی تقریباً نصف آبادی محض پانچ ریاستوں میں رہتی ہے۔ یہ ہیں۔ اتر پردیش، مہاراشٹر، بہار، مغربی بنگال اور آندھیرا پردیش، راجستھان میں جو رقبے کے لحاظ سے سب سے بڑی ریاست ہے، ہندوستان کی آبادی کا محض 5.5 فی صد حصہ رہتا ہے (شکل 6.2)۔

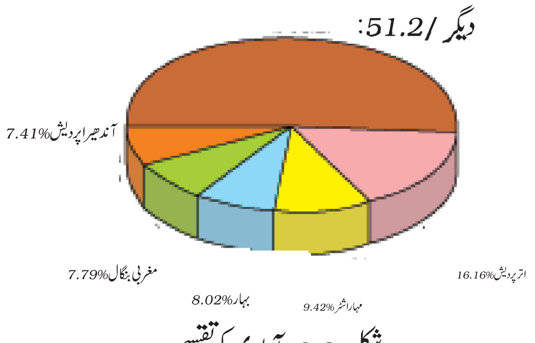

شکل 6.2 آبادی کی تقسیم

معلوم کیجیے

ہندوستان میں آبادی کی غیر مساوی تقسیم کی کیا وجہ ہو سکتی ہے؟

ہندوستان میں گھنے پن کے اعتبار سے آبادی کی تقسیم:

آبادی کا گھنا پن یا گنجانی غیر مساوی تقسیم یا پھیلاؤ کی ایک بہتر تصویر فراہم کرتا ہے۔ آبادی کے گھنے پن کا حساب رقبہ کی ایک اکائی (یونٹ) میں لوگوں کی تعداد سے لگایا جاتا ہے۔ ہندوستان دنیا کے سب سے زیادہ گھنی آبادی والے ملکوں میں سے ایک ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟ صرف بنگلہ دیش، اور جاپان میں آبادی کا اوسط گھنا پن ہندوستان کی بہ نسبت زیادہ ہے۔ بنگلہ دیش اور جاپان میں آبادی کی گنجانی معلوم کیجیے۔

2001 میں ہندوستان میں آبادی کا گھنا پن فی مربع کلومیٹر 324 اشخاص تھا۔ گھنا پن مغربی بنگال میں فی کلومیٹر 904 سے اروناچل میں فی کلو میٹر 13 لوگوں کے درمیان ہے شکل 3.6۔ ریاستی سطح پر آبادی کے غیر مساوی گھنے پن کو دکھاتی ہے۔

سرگرمی

شکل 6.3 کا مطالعہ کیجیے اور اس کا موازنہ شکل 2.4 اور 4.7 سے کیجیے۔ کیا آپ کو ان نقشوں میں کوئی ربط نظر آتا ہے؟

ان ریاستوں کو دیکھیے جہاں آبادی کی گنجانی 25 لوگ فی کلومیٹر سے کم ہے۔ ناہموار یا بیہڑ زمین اور نا موافق آب وہوا کے علاقوں میں آبادی کے پھیلے ہونے یا چھدری ہونے کی بنیادی وجہ ہیں۔ یہ بتائیے کہ کون سی ریاستوں میں فی مربع کلومیٹر 100 سے کم لوگ ہیں۔

آسام اور جزیرہ نما کی بیشتر ریاستوں میں آبادی کا گھنا پن اوسط درجے کا ہے۔ پتھریلے، کٹی پھٹی زمین اور چٹانی اور اوسط درجے کی یا اس سے کم بارش والے حصوں، اتھلی اور کم زرخیز مٹی نے ایسے علاقوں میں آبادی کی گنجانی

© NCERT not to be republished

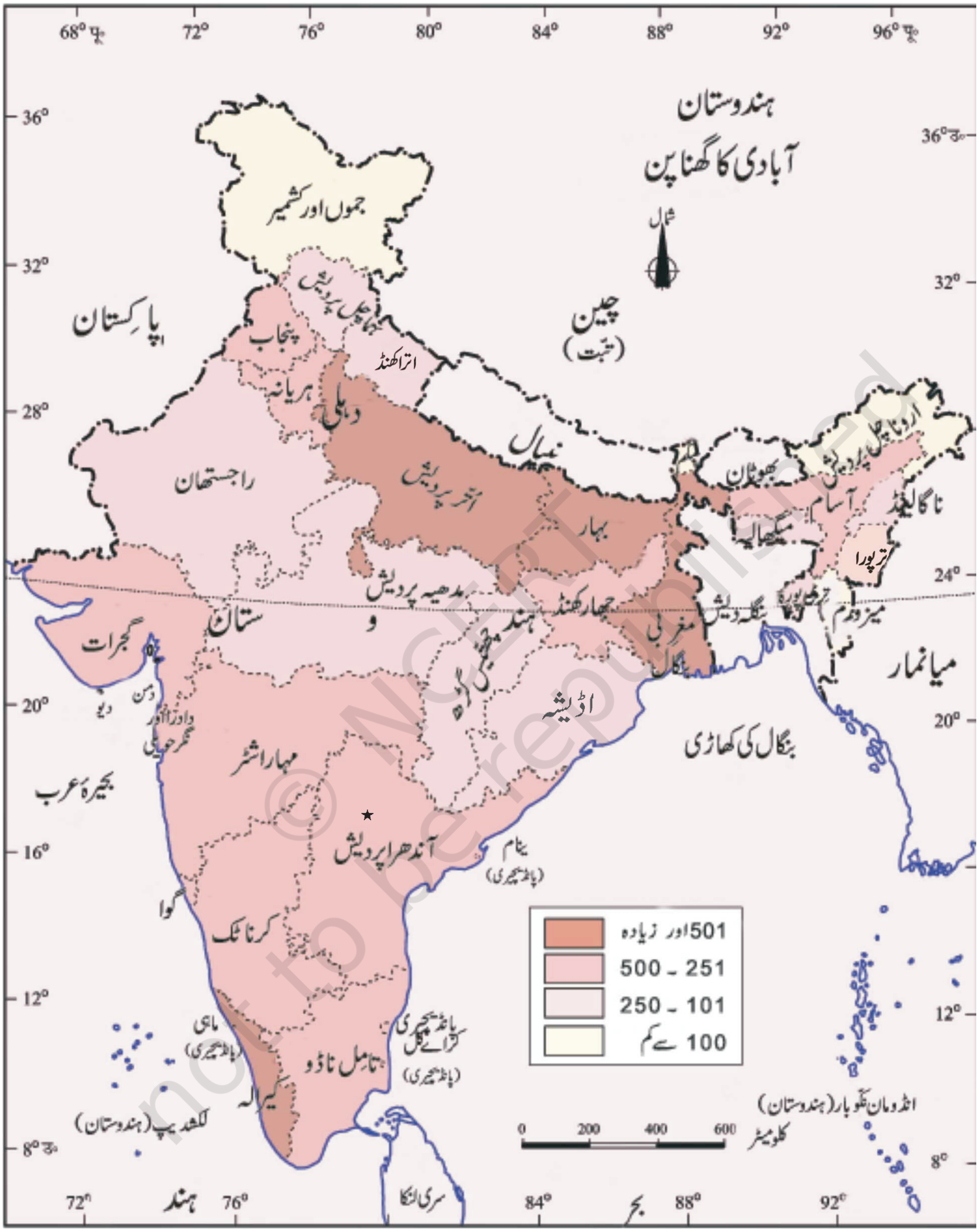

شکل 6.3 آبادی کا گھنا پن 2011

نوٹ: جون 2014 میں تلنگانہ کو ہندوستان کی 29 ویں ریاست کا درجہ ملا۔

کومتاثر کیا ہے۔

شمالی میدانی علاقوں اور جنوب میں کیرالا کی آبادی زیادہ حد تک گنجان ہے۔ وجہ ان کے سپاٹ اور زرخیز میدان اور سیر حاصل بارش ہے۔

شمالی میدانی علاقوں کی ان تین ریاستوں کی شناخت کیجئے جہاں آبادی بہت زیادہ گھنی ہے۔

آبادی کا فروغ اور اس میں تبدیلی کے قدرتی عمل:

آبادی ایک متحرک مظہر ہے۔ آبادی کی تعداد، تقسیم اور ترکیب وساخت میں لگاتار تبدیلیاں واقع ہوتی رہتی ہیں۔ یہ تین عملیات کے باہمی تفاعل کے اثر کی وجہ سے ہوتا ہے۔ یعنی پیدائشیں، اموات اور نقل مکانی۔

آبادی کا فروغ یا بڑھنا

آبادی کے بڑھنے کا مطلب ہے کسی مخصوص مدت مثلاً دس سال کے عرصے میں کسی ملک یا علاقے کے باشندوں کی تعداد میں تبدیلی۔ اس تبدیلی کو دو طریقوں سے ظاہر کیا جاسکتا ہے۔ خالص عددوں کے ذریعے اور سالانہ فی صد تبدیلی میں ہر سال یا ہر دس سال میں تعداد کا اضافہ، آبادی کے بڑھنے کی مقدار ہوتی ہے۔ اس کو حاصل کرنے کے لئے محض پہلے کے آبادی کو موجودہ میں سے گھٹانا ہوتا ہے (مثلاً 1991 کی تعداد) کو بعد کی آبادی (جیسے 2001) کی آبادی میں سے کم کردینا۔ اس کو خالص اضافہ کہا جاتا ہے۔

آبادی کے بڑھنے کی شرح یا رفتار ایک دوسرا اہم پہلو ہے۔ اس کا مطالعہ سالانہ فی صد میں کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر سالانہ 2 فی صد اضافے کی شرح کا مطلب ہے کہ کسی دیئے ہوئے سال میں ہر 100 لوگوں پر 2 لوگوں کا اضافہ بنیادی آبادی میں ہوا۔ اس کو فروغ کی سالانہ شرح کہا جاتا ہے۔ ہندوستان کی آبادی رفتہ رفتہ بڑھتی گئی ہے۔ 1951 میں یہ 361 ملین تھی جو 2001 میں 1028 ملین ہوگئی ہے۔

جدول 6.1 ہندوستان کی آبادی کے فروغ کی شرح اور مقدار

سال	کل آبادی (ملین میں)	دس سال میں حاصل اضافہ (ملین میں)	فروغ کی سالانہ شرح (%)
1951	361.0	42.43	1.25
1961	439.2	78.15	1.96
1971	548.2	108.92	2.20
1981	683.3	135.17	2.22
1991	846.4	163.09	2.14
2001	1028.7	182.32	1.93

جدول 6.1 اور شکل 6.4 سے ظاہر ہوجاتا ہے کہ 1951 سے 1981 تک آبادی میں اضافے کی سالانہ شرح رفتہ رفتہ بڑھ رہی تھی جو آبادی میں تیزی کے ساتھ اضافہ کی وضاحت کرتا ہے جس سے کہ یہ

© NCERT not to be republished

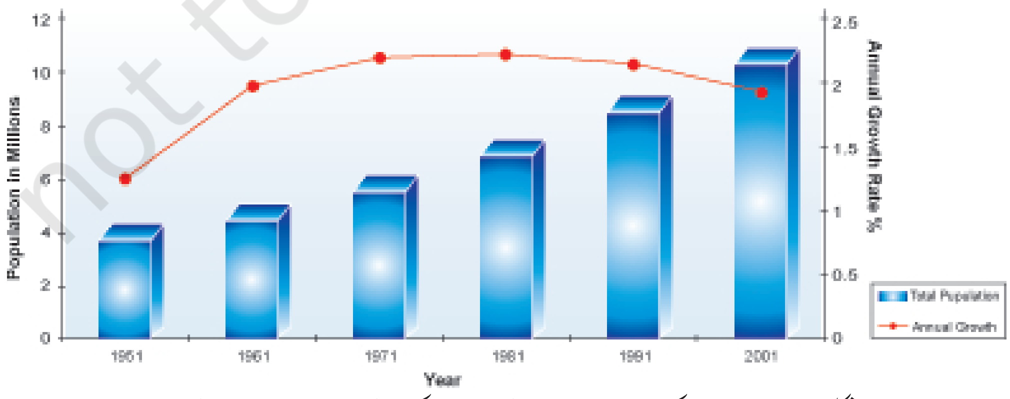

شکل 6.4 ہندوستان کی آبادی اور آبادی کے بڑھنے کی رفتار 1951-2001 کے دوران

1951 کی 36.1 ملین سے 1981 میں 683 ملین ہوگئی۔

معلوم کیجیے

جدول 6.1 سے یہ انکشاف ہوتا ہے کہ شرح فروغ میں گراوٹ کے باوجود ہر دس سال میں لوگوں کی تعداد میں بتدریج اضافہ ہو رہا ہے۔ ایسا کیوں؟

تاہم 1981 کے بعد سے فروغ کی شرح بتدریج کم ہوئی۔ اس مدت کے دوران شرح پیدائش تیزی کے ساتھ کم ہوئی۔ پھر بھی صرف 1990 کے عشرے ہی میں کل آبادی میں 182 ملین لوگ اور بڑھے۔ (اس سے پہلے اتنی تعداد کبھی بھی آبادی میں شامل نہیں ہوئی تھی)

اس حقیقت کو سمجھنا لازمی ہے کہ ہندوستان کی آبادی بہت زیادہ ہے۔ جب کسی بڑی آبادی میں کم سالانہ شرح کو لاگو کیا جاتا ہے تو نتیجہ میں بڑا خالص جوڑے جانے والے اعداد بہت زیادہ ہو جاتے ہیں ۔ ہندوستان کی موجودہ آبادی ماحول کو بچانے کی جدوجہد کو ملیامیٹ یا برابر کرنے کے لئے کافی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ فروغ کی شرح میں گراوٹ کا رجحان ایک مثبت اشارہ ہے کہ آبادی کو قابو میں رکھنے کی کوششوں میں کامیابی ہو رہی ہے۔ اس کے باوجود آبادی میں مجموعی اضافے بڑھ ہی رہے ہیں اور ہوسکتا ہے کہ ہندوستان 2045 میں دنیا کے سب سے زیادہ آبادی والے ملک کے طور پر چین کو بھی پیچھے چھوڑ دے۔

آبادی میں تبدیلی/فروغ کا عمل:

آبادی میں تبدیلی آنے کے تین عملیات ہیں: شرح پیدائش، شرح اموات او رنقل مکانی یا ہجرت۔

آبادی میں قدرتی اضافہ شرح پیدائش اور شرح اموات کے درمیان کا فرق ہوتا ہے۔

شرح پیدائش: زندہ پیدائشوں کی ایک سال میں فی ایک ہزار اشخاص کی تعداد ہے۔ یہ فروغ کا ایک بڑا جزو ہے کیوں کہ ہندوستان میں شرح پیدائش ہمیشہ شرح اموات سے زیادہ رہی ہے۔

شرح اموات: ایک سال میں فی 1000 لوگوں کی اموات کی تعداد ہے۔ ہندوستان کی آبادی کے بڑھنے کی شرح کا بڑا سبب شرح اموات کا تیزی سے کم ہونا ہے۔

1980 تک بڑھتی شرح پیدائش اور گرتی شرح اموات دونوں کے درمیان کے فرق کی وجہ سے آبادی کے بڑھنے کی رفتار تیز ہوئی۔ 1981 کے بعد سے شرح پیدائش میں بھی رفتہ رفتہ کمی آنی شروع ہوئی ہے جس کے نتیجے میں آبادی کے بڑھنے کی رفتار میں کمی واقع ہوئی ہے۔ اس رجحان کی کیا وجوہات ہیں؟

آبادی کے فروغ کا تیسرا جز ونقل مکانی ہے۔ نقل مکانی خطوں اور علاقوں میں لوگوں کی ادھر سے ادھر نقل وحرکت ہے۔ نقل مکانی اندرونی (بیرون ملک) ہوسکتی ہے۔ اور بین الاقوامی (ملکوں کے درمیان) بھی۔

ملک کے اندر کی نقل مکانی آبادی کے سائز یعنی تعداد کو تو تبدیل نہیں کرتی، لیکن بیرون ملک آبادی کی تقسیم کو متاثر کرتی ہے۔ نقل مکانی آبادی کی ساخت وترکیب اور اس کی تقسیم میں ایک بہت اہم کردار ادا کرتی ہے۔

دیہی علاقوں کے ''باہر دھکیلنے'' کے سبب ہندوستان میں اکثر وبیشتر نقل مکانی گاؤں سے شہروں کی جانب ہوئی ہے۔ دیہات میں بے روزگاری اور غربت وافلاس جیسے ناموافق حالات اور شہروں میں بڑھتے روزگار کے مواقع اور زندگی کی بہتر سہولیات کی وجہ سے شہروں کی کشش لوگوں کو گاؤں چھوڑ کر یہاں آنے کی طرف مائل کرتی ہے۔

آبادی کی تبدیلی میں نقل مکانی ایک اہم اور فیصلہ کن عنصر ہے۔ اس کی وجہ سے نہ صرف آبادی کے سائز یا تعداد میں تبدیلی آتی ہے بلکہ شہری اور دیہی آبادیوں کی عمر اور جنس، کے اعتبار سے بناوٹ بھی تبدیل ہو جاتی ہے۔

سرگرمی

کسی نقشے میں اپنے باپ داداؤں اور والدین کی نقل مکانی کا ان کی پیدائش کے وقت سے پتہ لگائیے۔ ہر نقل وحرکت کی وجوہات کا تجزیہ کرنے کی کوشش کیجیے۔

ہندوستان میں دیہی شہری نقل مکانی کے نتیجے میں شہروں اور قصبوں کی آبادی کے فی فصد میں لگاتار اضافہ ہوا ہے۔ شہری آبادی جو 1951 میں کل آبادی کا

© NCERT not to be republished

17.9 فی صد تھی بڑھ کر 2001 میں 27.28 ہوگئی۔ ایک ملین سے زیادہ آبادی والے شہروں کی تعداد میں نمایاں طور پر تبدیلی ہوئی ہے۔ صرف ایک عشرے یعنی 1991-2001 کے دوران ایسے شہروں کی تعداد 23 سے بڑھ کر 35 ہوگئی ہے۔

عمر کے اعتبار سے بناوٹ

آبادی کی عمر کے اعتبار سے بناوٹ کا مطلب ہے کسی ملک میں مختلف عمروں کے گروپوں میں لوگوں کی تعداد یہ کسی آبادی کی سب سے بنیادی خصوصیات میں سے ایک ہے۔ کسی شخص کی عمر ایک بہت بڑی حد تک، اس کی چیزوں کی ضرورت، سامان کی خرید، اس کے کام اور مصروفیت نیز کام کرنے کی اس کی اہلیت پر اثر انداز ہوتی ہے۔ نتیجتاً بچوں، کام کرنے کی عمر کے لوگوں او ر بوڑھوں کی تعداد اور آبادی میں ان کی فی صد کسی آبادی کے سماجی اور معاشی ڈھانچے کو طے کرنے کے لئے ایک قابل ذکر عنصر ہوتے ہیں۔

کسی ملک کی آبادی کو عام طور پر تین بڑے زمروں میں گروپ بند کیا جاتا ہے۔

بچے (عام طور پر 15 سال کی عمر سے کم)

یہ معاشی طور پر غیر پیداواری ہوتے ہیں اور ان کے لئے کھانا، کپڑا، تعلیم اور طبی دیکھ بھال مہیا کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

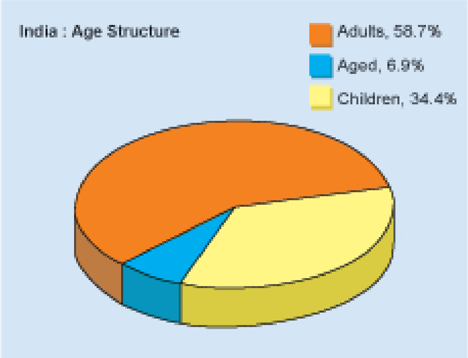

شکل 6.5 ہندوستان عمر کے اعتبار سے بناوٹ

کام کرنے کی عمر (15 - 59) برس

یہ لوگ معاشی طور پر پیداواری اور حیاتیاتی اعتبار سے بچے پیدا کرنے کے قابل ہوتے ہیں۔ یہ کام کرنے والی آبادی پر مشتمل ہوتے ہیں۔

بوڑھے لوگ (59 برس سے زیادہ)

ریٹائر ہونے کے بعد بھی یہ لوگ معاشی طور پر پیداواری ہوسکتے ہیں۔ یہ ممکن ہے کہ ان میں سے کچھ لوگ رضا کارانہ طور پر کام کر رہے ہوں لیکن بھرتی کے ذریعے ملازمت کے لئے دستیاب نہیں ہوتے۔

بچوں اور بوڑھوں کا فی صد انحصار کے تناسب پر اثر انداز ہوتا ہے کیونکہ یہ گروپ کچھ پیداوار نہیں کر سکتے۔ ہندوستان کی آبادی میں ان تینوں گروپوں کے تناسب کو شکل 6.5 میں پہلے ہی ظاہر کیا جا چکا ہے۔

> **سرگرمی**
>
> (i) آپ ایسے کتنے بچوں کو جانتے ہیں جو گھریلو ملازموں اور مزدوروں کے طور پر آپ کے محلے میں کام کرتے ہیں؟
>
> (ii) آپ اپنے محلے میں ایسے کتنے بالغوں کو جانتے ہیں جو بے روزگار ہیں؟
>
> (iii) آپ کے خیال میں اس کی کیا وجوہات ہیں؟

جنسی تناسب

آبادی کے فی 1000 مردوں (مذکر) میں عورتوں (مونث) کی تعداد ہی جنسی تناسب ہے۔ یہ معلومات کسی سماج میں ایک دیئے گئے وقت کے دوران مردوں اور عورتوں کے درمیان مساوات کی حد کی پیمائش کے لئے ایک اہم اشاریہ ہے۔ ہمارے ملک میں جنسی تناسب ہمیشہ عورتوں کے ناموافق رہا ہے یعنی عورتیں یا مونث کم اور مرد یا مذکر زیادہ۔ معلوم کیجئے کہ ایسا کیوں ہے؟ جدول 6.2 میں 1951-2001 کے عرصے کا جنسی تناسب دکھایا گیا ہے۔

جدول 6.2: ہندوستان: جنسی تناسب 1951-2001

مردم شماری کا سال	جنسی تناسب (فی 1000 مردوں پر عورتیں)
1951	946
1961	941
1971	930
1981	934
1991	929
2001	933

© NCERT not to be republished

کیا آپ جانتے ہیں؟

کیرالا کے جنسی تناسب میں فی ایک ہزار مردوں پر 1058 عورتیں ہیں۔ پانڈی چیری میں ہر 1000 مردوں پر 1001 عورتیں ہیں، جب کہ دہلی میں 1000 مردوں پر صرف 821 عورتیں ہیں اور ہریانہ میں یہ تناسب 1000 مردوں کے مقابلے 861 عورتوں کا ہے۔

معلوم کیجیے

ایسے فرق کی کیا وجوہات ہوسکتی ہے؟

خواندگی کی شرحیں

خواندگی آبادی کی ایک بہت ہی اہم خصوصیت ہے۔ ظاہر ہے کہ صرف ایک معلومات یافتہ اور پڑھا لکھا شہری ہی پُر ذہانت انتخاب کرسکتا ہے اور تحقیقاتی نیز ترقیاتی پروجیکٹ ہاتھ میں لے سکتا ہے۔ خواندگی کی پست سطح معاشی ترقی کی راہ میں ایک سنگین رکاوٹ ہوتی ہے۔

2001 کی مردم شماری کے مطابق سات سال یا اس سے زیادہ عمر کا کوئی بھی آدمی جو کسی بھی زبان میں سمجھ کر لکھ اور پڑھ سکتا ہو، خواندہ سمجھا جائے گا۔

ہندوستان میں خواندگی کی سطحوں میں لگاتار ترقی ہوئی ہے۔ مردم شماری 2001 کے مطابق ہندوستان میں خواندگی کی شرح 64.84 فی صد ہے۔ اس میں 75.26 مردوں کا اور 53.67 فی صد عورتوں کا حصہ ہے۔ ایسے فرق اور اختلافات کیوں ہیں؟

پیشہ وارانہ ساخت

معاشی طور پر فعال یا کام کرنے والوں کا آبادی میں فی صد ترقی کا ایک اہم اشاریہ ہے۔ مختلف پیشوں کے مطابق آبادی کی تقسیم کو پیشہ وارانہ ساخت یا ڈھانچہ کہا جاتا ہے۔ کسی بھی ملک میں بہت سے مختلف قسم کے پیشے پائے جاتے ہیں۔ پیشوں کو ابتدائی، دوسرے درجے کے اور تیسرے درجے کے زمروں میں رکھا جاتا ہے۔

ابتدائی کاموں یا سرگرمیوں میں زراعت، مویشی پالنا، جنگلاتی کام، ماہی گیری، کان کنی، اور پہاڑ کھودنا اور توڑنا وغیرہ شامل ہیں۔ ثانوی سرگرمیوں میں مال بنانے والی صنعت، اور تعمیر کا کام وغیرہ شامل ہیں۔ تیسرے درجے کی سرگرمیوں میں ٹرانسپورٹ یا نقل وحمل، مواصلات، تجارت انتظامی اور دیگر خدمات کا حصہ ہیں۔

مختلف کاموں میں لگے ہوئے لوگوں کا تناسب ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ممالک میں الگ الگ ہوتا ہے۔ ترقی یافتہ ملکوں میں ثانوی اور تیسرے درجے کی سرگرمیوں میں مصروف لوگوں کا تناسب بہت زیادہ ہے۔ ترقی پذیر ملکوں میں کام کرنے والوں کا زیادہ تناسب ابتدائی قسم کی سرگرمیوں میں مصروف ہوتا ہے۔ ہندوستان میں آبادی کا 64 فی صد حصہ محض زراعت میں لگا ہوا ہے۔ دوسرے اور تیسرے درجے کے شعبوں میں آبادی تناسب علی الترتیب 13 اور 20 فی صد ہے۔ حال کے برسوں میں دوسرے اور تیسرے شعبوں کی طرف پیشہ وارانہ میلان میں بڑھتی صنعت کاری اور شہر کاری کی وجہ سے اضافہ ہوا ہے اور لوگ ان پیشوں کی جانب جانے لگے ہیں۔

صحت

آبادی کی ترکیب یا بناوٹ کا ایک اور اہم جز وصحت ہے، جو ترقی کے عمل کو متاثر کرتا ہے۔ صحت کے ضمن میں حکومت کے پروگراموں کی لگاتار کوششوں کی بدولت ہندوستانی آبادی کی صحت کے حالات میں نمایاں اور اہم بہتری حاصل ہوئی ہے۔ شرح اموات 1951 میں ایک ہزار آبادی کی 25 فی صدی سے گھٹ کر 2001 میں 8.1 فی صد رہ گئی۔ اور پیدائش کے وقت متوقع عمر، جو 1951 میں 36.7 برس تھی، 2001 میں بڑھ کر 64.6 برس ہوگئی۔

صورت حال میں یہ بہتری کئی وجوہ اور عناصر کے نتیجے میں ممکن ہوسکی ہے جن میں حفظان صحت کے کاموں کو بہتر کرنا، متعدی یا پھیلنے والی بیماریوں کی روک تھام اور بیماریوں کی تشخیص اور علاج میں جدید طبی طریقوں کا استعمال شامل ہیں۔

قابل ذکر کامیابیوں کے باوجود صحت کی صورت حال ہندوستان کے لئے اب بھی بڑی تشویش کا باعث ہے۔ کلوری کا فی کس استعمال ضروری سطح سے بہت کم ہے اور ناکافی وناقص تغذیہ میں ہماری آبادی کا بڑا حصہ اب بھی مبتلا ہے۔ پینے کا محفوظ اور صاف پانی اور صفائی ستھرائی کی سہولتیں ابھی دیہی آبادی

© NCERT not to be republished

کے ایک حصے کو ہی دستیاب ہیں۔ آبادی کے ضمن میں ایک مناسب حال پالیسی کے ذریعے ان مسائل کو حل کرنے کی ضرورت ہے۔

نو بالغوں کی آبادی:

ہندوستان کی آبادی کی سب سے اہم خصوصیت اس کی نو بالغوں کی آبادی کی جسامت ہے۔ یہ ملک کی آبادی کا پانچواں حصہ ہے۔ نابالغوں کو عام طور پر 10 سے 19 برس تک کی عمر کے گروپ میں رکھا جاتا ہے۔ یہ مستقبل کا سب سے اہم وسیلہ وذریعہ ہیں۔ نو بالغوں کی غذائی ضرورتیں ایک عام بچے یا بالغ کی ضرورتوں سے زیادہ ہوتی ہیں۔ ناقص تغذیہ جسم اور دماغ میں کئی قسم کی کمیاں پیدا کرسکتا ہے اور اس کے بڑھنے پر اثر انداز ہوسکتا ہے۔ لیکن ہندوستان میں نو بالغوں کو دستیاب خوراک تمام ضروری غذائی اجزاء میں ناکافی ہوتی ہے۔ نو بالغ لڑکیوں کی ایک بڑی تعداد میں خون کی کمی پائی جاتی ہے۔ ترقی کے عمل میں ابھی تک ان کے مسائل پر ضروری اور کافی توجہ نہیں دی گئی ہے۔ نو بالغ لڑکیوں میں ان مسائل کے لئے احساس جگانا ضروری ہے جن کا انہیں سامنا ہے۔ ان کے شعور اور واقفیت کو ان کی خواندگی اور تعلیم کے ذریعے بڑھایا جاسکتا ہے۔

آبادی کی قومی پالیسی:

یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ خاندانوں کو منصوبہ بند بنانے سے انفرادی صحت اور فلاح و بہبود بہتر بنائے جاسکتے ہیں، حکومت ہند نے 1952 میں خاندانی بہبود کا ایک جامع پروگرام شروع کیا۔ خاندانی بہبود کے پروگرام کا مقصد رضا کارانہ طور پر ایک ذمہ دار اور منصوبہ بند والدین کو فروغ دینا ہے۔ آبادی کی قومی پالیسی 2000 برسوں کی منصوبہ بند کوششوں کا نتیجہ ہے۔

قومی آبادی پالیسی 2000 چودہ برس کی عمر تک مفت اور لازمی تعلیم، نوزائیدہ بچوں میں شرح اموات 1000 زندہ پیدائشوں میں 30 سے نیچے لانے، ٹیکوں سے روکی جانے والی بیماریوں سے تمام بچوں کو ہمیشہ کے لئے محفوظ کرنے، لڑکیوں کی شادیاں تاخیر سے کرنے، اور خاندانی بہبود کو ایک عوام مرکزی پروگرام بنانے کا ایک ڈھانچہ مہیا کرتی ہے۔

قومی آبادی پالیسی 2000 اور نو بالغان:

آبادی کی قومی پالیسی 2000 میں نو بالغوں کی شناخت آبادی کے ایک بڑے اور اہم حصے کے طور پر گئی ہے جس پر اور زیادہ توجہ دینا ضروری ہے۔ تغذیاتی ضروریات کے علاوہ پالیسی میں نو بالغوں کی دیگر اہم ضرورتوں پر اور زیادہ زور دیا گیا ہے۔ ان میں ان چاہے حمل اور جنسی ذریعوں کے لگنے والی بیماریاں شامل ہیں۔ اس میں ایسے پروگرام چلانے کے لئے کہا گیا ہے جن کا مقصد تاخیر سے شادیاں کرنا اور ٹھہر کر بچے پیدا کرنا، غیر محفوظ جنسی تعلق یعنی سیکس کے خطرات سے نو بالغوں کو آگاہ کرنا اور مانع حمل دواؤں اور چیزوں کی خدمات کو قابل رسائی بنانا اور انہیں سست کرنا، غذا میں کمی کو پورا کرنے کے لئے ضروری چیزیں مہیا کرنا، تغذیاتی خدمات فراہم کرنا، بچپن کی شادیوں کو روکنے کے لئے قانونی اقدامات کو مضبوط کرنا ہے۔

لوگ قوم کا سب سے زیادہ قابل قدر وسیلہ ہوتے ہیں۔ ایک اچھی تعلیم یافتہ اور تندرست آبادی مضبوط طاقت فراہم کرتی ہے۔

© NCERT not to be republished

مشقیں

1- ذیل میں دیئے گئے چار متبادلوں میں سے صحیح جواب کا انتخاب کیجئے:

(i) ہجرتیں (نقل مکانی) کہاں کی آبادی کی تعداد، تقسیم اور بناوٹ کو تبدیل کردیتی ہیں؟

(a) روانگی کے علاقے کی

(b) آمد یا پہنچنے کے علاقے کی

(c) روانگی اور آمد دونوں علاقوں کی

(d) ان میں کسی کی نہیں

(ii) کسی آبادی میں بچوں کا زیادہ تناسب کس کا نتیجہ ہوتا ہے؟

(a) اعلیٰ شرح پیدائش (c) لمبی عمریں

(b) اعلیٰ شرح اموات (d) زیادہ شادی شدہ جوڑے

(iii) آبادی کے فروغ کی مقدار کا مطلب ہے

(a) کسی علاقے کی کل آبادی

(b) ہر سال لوگوں کی بڑھی تعداد

(c) آبادی کے بڑھنے کی رفتار

(d) ہر ایک ہزار مردوں پر عورتوں کی تعداد

(iv) 2001 کی مردم شماری کے مطابق ایک خواندہ شخص وہ ہے جو

(a) اپنا نام لکھ اور پڑھ سکتا ہے۔

(b) کوئی بھی زبان لکھ اور پڑ سکتا ہے۔

(c) سال کی عمر کا ہے اور کوئی زبان سمجھ کر لکھ اور پڑھ سکتا ہے۔

(d) پڑھنا، لکھنا اور حساب (ریاضی) جانتا ہے۔

2- مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جواب دیجیے:

(i) ہندوستان میں آبادی کے بڑھنے کی رفتار 1981 سے کیوں کم ہو رہی ہے؟

(ii) آبادی کے فروغ کے اہم عناصر پر بحث کیجیے۔

(iii) عمر کی ساخت، شرح پیدائش اور شرح اموات کی تعریف بیان کیجیے۔

(iv) نقل و مکانی آبادی میں تبدیلی کا فیصلہ کن سبب کس طرح ہے؟

3- آبادی کے فروغ اور آبادی میں تبدیلی کا فرق بیان کیجیے۔

4- ترقی اور پیشوں کے ڈھانچے کے درمیان کیا تعلق ہے؟

5- ایک صحت مند آبادی کے کیا فوائد ہیں؟

6- قومی آبادی کی پالیسی 2000 کے اہم خدوخال یا خاص باتیں کیاں ہیں؟

عملی کام / پروجیکٹ:

ایک سوال نامہ تیار کر کے کلاس کی مردم شماری کیجیے۔ سوال نامے میں کم از کم پانچ سوال ہونے چاہئیں۔ سوالات کا تعلق طلبا، ان کے اہل خاندان، کلاس میں ان کی کارکردگی اور ان کی صحت وغیرہ سے ہونا چاہئے۔ ہر طالب علم کو سوال نامہ بھرنا ہے۔ تعدادی اعتبار سے (فی صد کے مطابق) معلومات کو اکٹھا کر کے ترتیب دیجیے۔ معلومات کو پائی چارٹ، بار ڈئیگرام یا کسی دوسرے طریقے سے پیش کیجیے۔

© NCERT not to be republished

فہرست اصطلاحات

انگریزی:	اردو	مفہوم:
Adolescence	بلوغ	یہ زندگی کا وہ عرصہ ہے جب کوئی شخص بچہ نہیں رہتا لیکن ابھی بالغ نہیں ہوتا ان لوگوں کی عمر دس سے انیس برس کے درمیان ہوتی ہے۔
Alluvial Plain	سیلابی میدان	
Base population	ابتدائی آبادی	کسی مقام کی، ایک مدت کے شروع ہونے پر، کل آبادی
Biome		پودوں کی بستیاں جو نمایاں جھگھٹوں میں یکساں آب وہوا کے علاقوں میں ہوتی ہیں
Depression		زمین میں نشیبی گڈھا
Death rate	شرح اموات	ہر دس ہزار لوگوں میں ہر سال کی اموات
Density of population	آبادی کی گنجانی یا گھنا پن	ایک یونٹ رقبے میں، مثلاً ایک مربع کلومیٹر میں لوگوں کی اوسط تعداد
Ecosystem	ماحولیاتی نظام	ایک ایسا نظام جو طبیعی ماحول اور اس میں رہنے والے عضویوں پر مشتمل ہوتا ہے۔
Environment	ماحول	آس پاس کی چیزیں یا حالات جس کے تحت کوئی شخص یا شے وجود میں رہتی ہے اور اپنے کردار کو ترقی دیتی ہے۔ اس میں مادی اور ثقافتی دونوں عناصر شامل ہیں۔
Fauna	کسی علاقے کے حیوانات	
Flora	نباتات	کسی خطے کا مجموعی سبزہ، پودوں اور درختوں کا غلاف
Growth rate of population	آبادی کے فروغ کی شرح	آبادی کے بڑھنے کی شرح اس رفتار کو ظاہر کرتی ہے جس سے آبادی میں اضافہ ہو رہا ہے۔ فروغ کی شرح کا تخمینہ لگانے کے لیے آبادی میں اضافے کا ابتدائی یا بنیادی آبادی سے موازنہ کیا جاتا ہے۔ اس کی پیمائش سالانہ یا دس سال میں ایک بار کی جا سکتی ہے۔
Life expectancy	اوسط عمر	سالوں کی اوسط تعداد جس میں کوئی شخص زندہ رہنے کی توقع کر سکتا ہے۔
Migration	نقل مکانی، ہجرت	لوگوں کی ایک جگہ سے دوسری جگہ کی طرف نقل وحرکت
Million Plus cities	دس لاکھ سے زیادہ آبادی والے شہر	وہ شہر جن کی ایک ملین یعنی دس لاکھ سے زیادہ ہے۔
National Park	نیشنل پارک	ایک محفوظ علاقہ جس کا مقصد اس کی نباتات، حیوانات اور قدرتی ماحول کا تحفظ کرنا ہے۔
Sex ratio	جنسی تناسب	ہر ایک ہزار مردوں میں عورتوں کی تعداد

© NCERT not to be republished

© NCERT
not to be republished